Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

A Research Study of the Causes and Remedies of Arrogance in the Light of Selected Sufi Exegetical Literature

تکبر کے اسباب و علاج کا منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Dr Ilyas Ahmad[i]
1 -Lecturer, Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Dr Zia Ur Rahman[ii]
2 – Lecturer, Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Dr Atiq Ullah[iii]
3 – Lecturer, Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Abstract:
Islam presents a comprehensive and balanced concept of ethics, rooted in firm human character traits that lead to spontaneous virtuous or sinful actions. This study explores the concept of arrogance (takabbur) through selected Sufi tafsir (Qur'anic exegesis), examining its definitions, types, causes, and remedies. Sufi scholars classify ethics into two categories: Akhlaq-e-Hasana (Good Morals) such as Patience, Gratitude, and Contentment, and Akhlaq-e-Sayyiah (Bad Morals) such as Arrogance, Jealousy, Hatred, and Miserliness. Drawing on the interpretations of eleven renowned Sufi Exegetes, the study identifies arrogance as a condemnable spiritual disease arising from causes like wealth, status, ignorance, and lack of self-purification. Its manifestations include denial of truth, belittling others, and boastful behavior. The study also highlights the spiritual remedies for arrogance, including acts of worship (such as Standing in Prayer: Qiyyam and Prostration: Sujood), Reflection, and Humility.

Keywords: Islamic ethics,Arrogance, Sufi tafsir, Spiritual diseases, Akhlaq, Moral purification ,Takabbur, Self-discipline, Humility in Islam, Ethical teachings of Sufism

تمہید:

اسلام اخلاق کا ایک وسیع تصور رکھتا ہے جس کی وجہ سے اس نے اخلاق کا ایک جامع و مربوط ، کامل و اکمل اور متوازن و متناسق نظام دیا ہے -خلق انسانی کی وہ پکی کیفیت ہے ،جس کی بناء پر اس سے متعلقہ افعال خود بخود صادر ہو-اخلاق کو صوفیائے کرام نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے: اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ-اخلاق حسنہ سے مراد اچھے اخلاق ہیں جیسا کہ صبر،قناعت،شکر وغیرہ-اخلاق رزیلہ سے مراد برے اخلاق ہیں جیساکہ تکبر،حسد،بغض اور بخل وغیرہ-زیر تحقیق مقالے میں منتخب

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تکبر کے اسباب و علاج کے حوالے سے تحقیقی جائزہ لیا گیاہے۔گیارہ صوفیاء مفسرین کرام کی تفاسیر سے تکبر کے مفاہیم،اقسام ،اسباب اور تدارک کے حوالے سے نصوص کا جائزہ لیاگیا ہے۔تکبر ایک قابل مذمت روحانی بیماری ہے جس کے اسباب میں سے کثرت مال وجاہ،جہالت وحماقت اور تزکیہ نفس کا نہ ہونا شامل ہیں۔اطاعت میں کمی،حجت بازی اور مرتبے میں کمی سمیت اس کے کئی سارے نقصانات ہیں۔ حق سے چشم پوشی،لوگوں کو حقیرجاننا اور فخریہ انداز اپنانا تکبر کی صورتیں ہیں۔قیام،سجدے اور تفکر وتدبر جیسے امور اس کا علاج ہیں۔

تکبر کا لغوی مفہوم:

تکبر باب تفعل سے عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ اصلی ک-ب-ر ہے-اس کا معنیٰ ہے بڑا بننا-بڑائی کی بنا پر حق ماننے سے انکار کرنا -غرور وتکبرکرنا - مغرور ہونا-[iv]

تکبر کا اصطلاحی مفہوم کا منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ:

تکبر کا مطلب ہے فخر یہ انداز اپنانا، اور فخرکسی کمال والی صفت میں اپنے آپ کو دوسروں سے اوپر شمار کرنے کو کہتے ہیں۔[v]تکبر اپنے نفس (کی کمزوریوں) سے ناواقفیت کی بناء پر اسے اونچا سمجھنا ہے-[vi]تکبر لوگوں پر برتری کا احساس اور ان کو حقیر جاننا ہے جو کہ ان کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو کہ سزا کے اعتبار سے کفر کے قریب تر ہے جیسا کہ ترک نماز[vii]-جس نے اپنے نفس کے لئے کوئی قابلیت یا قیمت سمجھی تو یہ شخص متکبر ہے-[viii]

کبر،تکبر ،استکبار، عجب اور فخر کے مابین فرق کا منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

علامہ حقی نے بحوالہ عوارف فرمایا ہے کہ کبر انسان کا اپنے آپ کو غیر سے بڑا سمجھنا، جبکہ تکبر اس احساس کے اظہار کا نام ہے-[ix]استکبار یہ ہے کہ بغیر استحقاق کے بڑائی کے دعوہ کیاجائے-[x]علامہ راغب اصفہانی کے نزدیک کبر،تکبر،استکبار کے معانی آپس میں قریب تر ہیں-کبروہ کیفیت ہے جس کی وجہ سے انسان عجب

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

کا شکار ہوجاتا ہے-عجب دوسروں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہے-استکبار یہ ہے کہ انسان بڑا بننے کی طلب وکوشش کرے-تکبر مذموم یہ ہےکہ صفات سے عاری شخص صفات کمال کا مدعی ہو-[xi]علامہ آلوسی کے نزدیک درست بات یہ ہے کہ یہ الفاظ ایک دوسرے کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں-[xii]فخر لوگوں کے سامنے دکھاوے اور تکبر کرنے کے لئے نیکیوں کا شمار ہے-[xiii]

تکبر کے لئے مستعمل دیگر تعبیرات منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ:

قرآن مجید میں تکبر و غرور کے لئے بطور کنایہ و مجاز دیگر تعبیرات میں مستعمل ہیں جیسا کہ:

ثَانِيَ عِطْفِهِ :[xiv] ترجمہ: گردن اکڑائے ہوئے۔» فثني العطف كناية عن التكبر[xv] .«.یعنی گردن موڑنا تکبر سے کنایہ ہے-»وكناية عن التكبر كلى الجيد و الشدق[xvi].«یہ کلمہ تکبر سے کنایہ ہے جیسا کہ منہ بسورنا-

»**لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ :**[xvii]ترجمہ: سر گھماتے ہیں- -أي عطفوها وهو كناية عن التكبر والإعراض [xviii].«یعنی گردنیں اکڑائیں جو کہ کنایہ ہے تکبر اوراعراض سے۔

وَنَأى بِجانِبِهِ :[xix]ترجمہ:پہلو پھیر لیتا ہے ۔»أو عبارة عن التكبر لأنه من ديدن المستكبرين [xx].«،یعنی یہ ہیئت تکبر سے عبارت ہے کیونکہ یہ متکبروں کا شیوہ ہے- »وهو عبارة عن التكبر كشمخ بأنفه [xxi].«،یعنی یہ ہیئت تکبر سے عبارت ہے جیساکہ ناک بوں چڑھانا اس سے عبارت ہے۔

»**أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ :**[xxii]ترجمہ:غیرت اسے آگھیر لیتی ہے۔ حملته الانفة وحميّة الجاهلية والتكبر [xxiii].«یعنی گھمنڈ ،جاہلی حمیت اور تکبر اسے گناہ پر ابھار لیتے ہیں۔عزت

»والْعِزَّةُ في الأصل خلاف الذل وأريد بها الأنفة والحمية مجازا [xxiv] .«.

یعنی عزت دراصل ذلت کا متضاد ہے اس پر گھمنڈ وحمیت کا اطلاق مجازاً کیاجاتا ہے۔

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

حکومت وسرداری:

علامہ ثعلبی کے مطابق شیطان آسمان اور زمین کے درمیان جو کچھ تھا اس پر حکومت کرتا تھا، اور اس نے اس میں اپنے لیے عزت اور عظمت دیکھی، یہی چیز اسے تکبر کی طرف لے گئی، اس لیے اس نے نافرمانی کی، اور خدا نے اسے ایک ملعون، نکالے ہوئے شیطان میں بدل دیا۔[xxv] حکمرانی نے نمرود کو حجت بازی پر ابھارا -[xxvi]حکمرانی کی وجہ سے اس میں اترانا اور تکبر اور ضد آگیا تھا، اس لیے اس نے حجت بازی اختیارکی-[xxvii]

کثرت مال وجاہ :

کفارنے کثرت مال اور جاہ وحشمت کے سبب تکبر کا رستہ اختیارکیا اوراپنے لئے رعب ودبدبے کے متقاضی ہوئے-[xxviii]اسی کے ساتھ مترفین یعنی عیش پرستوں کے تکبر اور دوسروں کے سامنے خضوع اختیار نہ کرنے کا سبب شہوات میں انہماک اور ان لوگوں کو جن کے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں،حقارت سے دیکھنا بھی شمار کیاگیاہے-[xxix]جیسا کہ قرآن مجید میں ان کا فانی دنیا پر جاہلانہ فخریہ انداز مذکورہے- وَقالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوالًا وَأَوْلاداً وَما نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ [xxx]ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ مال و اولاد میں ہم ان سے بڑھ کر ہیں اور ہمیں عذاب نہیں ملنے والا۔کسی دانا کاقول ہے کہ مال تکبر کاایندھن ہے۔[xxxi]

جہالت و حماقت:

انسانوں میں تکبر صرف جہالت اور حماقت سے پیدا ہوتا ہے-[xxxii]صاحب روح البیان کے نزدیک کبر خودپسندی سے پیدا ہوتا ہے جبکہ خودپسندی نیکیوں کی حقیقت سے ناواقفیت(کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہیں) سے پیدا ہوتی ہے-اور جہالت انسانیت سے لاتعلقی کی جڑ ہے-[xxxiii]

حقیقی تزکیہ نفس کی ناپیدگی :

انسان کو جب تک کامل تزکیہ نفس حاصل نہ ہو تو محض کرامات کے حصول کا فائدے کی بجائے الٹا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے وہ تکبر ،خود پسندی اور گھمنڈ میں مبتلاء ہوجائے-[xxxiv]

تکبر کی مذمت منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ:

صاحب البحر کے نزدیک ظاہری گناہ سے مراد اعضاء سے متعلق بیماریاں جبکہ باطنی گناہ سے مراد قلبی اعمال یعنی کبر،حسد عجب ،سوء اعتقاد اور دیگر قلبی معاصی ہیں-[xxxv]علامہ نیشاپوری ک نزدیک تکبر اور غصہ آتشی صفات ہیں-[xxxvi]علامہ اسماعیل حقی کے نزدیک تکبر کا شمار کبیرہ ترین گناہوں میں ہوتا ہے اسی لئے بعض روایات میں اس کا تذکرہ ایمان کے بالمقابل آیاہے-[xxxvii]اسی طرح ان کے نزدیک شرک کے بعد تکبر سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ،بلکہ شرک کا منبع بھی تکبر ہی ہے-[xxxviii]علامہ ابن عجیبہ کے نزدیک جس کو بھی (جناب حق سے) دھتکارا گیا اور رحمت الٰہی اور قرب سے دور کیا گیا ہے ، تکبر و بڑائی ہی اس کا سبب بنے ہیں-اور جن کو قرب و وصل سے نوازا گیا ہے ،تواضع اورشفقت کے سبب ہوا ہے-[xxxix] قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نزدیک تکبر اہل جنت کو زیب نہیں دیتا کیونکہ اس صفت کے صرف ذات الٰہی ہی سزا وار ہے- [xl]امام ابن قیمؒ کے نزدیک دل کو دو بڑی بیماریوں کا سامنا ہوتا ہے جن کا اگر علاج نہ کیا جائے تو لازماً اس کی تباہی ہو گی: وہ ہیں منافقت اور تکبر-[xli]

تکبر کے نقصانات کا منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

کفر کا ذریعہ:

تکبر ایساعظیم گناہ ہےجس میں مبتلاء شخص کے لئے بعض اوقات کفر کا سبب بن جاتا ہے-

اطاعت میں کمی کا ذریعہ:

تکبر اطاعت الٰہی اور اس کے احکام بجالینے میں سب سے بڑا مانع ہے جیساکہ شیطان نے حکم عدولی کی اور سجدے سے انکار کیا-صاحب بحر کے نزدیک شیطان کے لئے تکبر سجدہ سے مانع ہوا-[xlii]ایک اورمقام پر کبر کے ساتھ حسد کو بھی سجدہ کرنے سے مانع شمار دیاہے-[xliii]علامہ ابن قیم کے نزدیک جب شیطان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس کے دل میں چھپاکبر،میل اور حسد ظاہر ہوا اور سجدہ کرنے سے انکار کربیٹھا اور تکبر کیا جس کے سبب کافر ٹھرا-ان کے نزدیک قولِ الٰہی» : إِنِّي أَعْلَمُ ما لا تَعْلَمُونَ- سے مراد یہی کبر،میل اور حسد تھا جو کہ علم الٰہی میں تھا۔اس کے مقابلے میں فرشتوں کے دل میں طاعت و محبت کاجذبہ تھا جو امتثال امر کی صورت میں ظاہرہوا۔[xliv]

حجت بازی کا ذریعہ:

بیشتر اوقات تکبر حق جاننے اور علم کے باوجود تکبر انسان کو حجت بازی اور اپنے غلط موقف پر جمے رہنے پر مجبور کرتا ہے کیونکہ اگر کسی اور کے درست موقف کو تسلیم کیاجائے تو اپنی انا کو ٹھیس پہنچتی ہے۔صاحب بحر کے نزدیک نمرود کی حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حجت بازی کا سبب یہ تھا کہ اسے بادشاہی دی گئی تھی جس نے اس میں اکڑ،کبر اور تعلی پیدا کی تھی جس کے سبب جھگڑنے لگا اور حجت بازی کی راہ اپنائی۔»[xlv] إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ [xlvi] :ترجمہ: نہیں تھا ان کے دلوں میں مگر تکبر۔یعنی تکبراور بڑائی جو کہ پیشوائی اور سرداری کا ارداہ کرنا ہے۔اور اسی چیز نے ان کو باطل پر لڑبھڑنے پر ابھارا۔[xlvii]إِنَّ الَّذِينَ يُجادِلُونَ [xlviii] :ترجمہ:وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں۔اس آیت کریمہ میں اس سبب کا ذکر ہے جس نے کفار قریش کو جنگ وجدال پر ابھارا جو کہ تکبر،حسد اور حب سرداری ہے۔[xlix]

مرتبے میں کمی کا ذریعہ :

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

تکبر کی وجہ سے انسان اپنے رتبے و مقام ومرتبے سے گرجاتا ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے بموجب : اور جو تکبر کرے گا اور حد سے بڑھ جائے گا، اللہ اسے زمین پر گرا دے گا-[l] تکبر اور غرور کا نتیجہ ذلت، رسوائی اور تباہی ہے-امام قشیری کے مطابق جس نے بھی کبھی کسی کو حقیر سمجھا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اسی ہی پر مسلط فرمایا ہے-[li] یہاں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تکبر کا لازمی تنیجہ ذلت و رسوائی ہے-[lii]

دل پر مہر و نابینہ پن کا ذریعہ :

تکبر کی نحوست اور اثرات بد یہ ہیں کہ دل پر مہرلگ جاتا ہے اور انسان کی بصیرت ختم ہوجاتی ہے- جہاں تک تکبر کا تعلق ہے تو یہ آیت فہمی اور عبرت انگیزی کو سمجھنے میں رکاوٹ ہے-[liii]علامہ ابن قیم کے نزدیک کبر فہم سے مانع ہوتا ہے-[liv]

تکذیب کا باعث :

تکذیب ونکار اور آیات الٰہیہ کے جھٹلانے کے دیگر اسباب کے علاوہ ایک بڑا سبب دنیاوی نعمتوں اور آسائشوں پر تکبر و مفاخرت بھی ہے-[lv]تکبر وہ بنیادی سبب ہے جس سے تکذیب پیدا ہوتی ہے جو کہ آگے جاکر اعراض و روگرادنی پر جاکر منتج ہوجاتی ہے-[lvi]

علم کی برکات سے محرومی کا ذریعہ:

شیطان کہ باجود علم وعقل کے نافرمانی و خودبینی پر اترآیا کیونکہ اس کے اندر کبر اور حسد تھا-بعینہ اسی سبب اہل کتاب نے بھی حکمِ قبلہ سے روگردانی کی-[lvii]

تکبر کی اقسام و مختلف صورتیں : منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

علامہ راغب اصفہانی نے جو اقسام بیان کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے-[lviii]

کبر:

کبر خودپسندی کی بنیاد پر پیدا شدہ باطنی کیفیت ہے جس میں

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

انسان دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتاہے-

اسکتبار :

جب انسان اپنے آپ کو کبیر،عظیم،بلند مرتبہ،بڑا بنانے یا دکھانے کی طلب وکوشش کرتاہے-اس کی بھی دواقسام ہیں-

اسکتبار محمود :

جب انسان حق کے دائرے میں محدود رہتے ہوئے عظمت طلب کرے-یعنی جب یہ طلب واجب،درست مقام اور مناسب موقع پر ہو تو محمود ہے -

استکبار مذموم:

یہ کہ انسان جھوٹی شان اختیار کرے اور اپنے بارے میں ایسی بڑائی ظاہر کرے جو درحقیقت اس کے پاس نہ ہو — یہ مذموم (قابلِ مذمت) ہے-اسی مفہوم پر قرآن میں مذمت آئی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :أَبى وَاسْتَكْبَرَ [البقرة/ 34]

تکبر :

تکبر وہ حالت ہے جس میں انسان عملاً دوسروں پر اپنی برتری و بڑائی دکھاتا ہے۔اس کی پھر دو قسمیں ہیں

تکبر محمود:

تکبر محمود تب ہے جب کسی کے اعمال حقیقتا بلند اور دوسروں سے زائد ہوں جیساکہ اللہ تعالیٰ کا متکبر ہونا - قال: الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ [الحشر/ 23] . اس بناء پر کسی انسان کی یوں تعریف قابل مذمت نہیں۔

تکبر مذموم -

تکبر مذموم یہ ہے کہ کوئی جھوٹے دعوے سے اپنی بڑائی ظاہر کرے- قوله: فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ [الزمر/ 72]

دیگر حضرات کی رائے:

صاحب روح المعانی کے نزدیک استکبار یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

اس کے اصل مقام سے بلند تر کرے، اور حق کا انکار کرے-[lix]ان کے نزدیک تکبر عام لفظ ہے جو کبھی حق کے ساتھ بڑائی کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی باطل کے ساتھ- جبکہ استکبار صرف اس بڑائی کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے جو باطل ہو-[lx]

تکبر بالحق:

وہ تکبر جو شریعت نے جائز قرار دی ہےتکبّر کبھی حق کے ساتھ (یعنی بجا) بھی ہوتا ہے، جب وہ نفس کی عزّت کے طلب میں ہو، اور دنیاوی اغراض و لالچ سے بلند رہنے کا ذریعہ ہو-[lxi]

تکبر بالحق کی صورتیں :تکبر کی چند ایسی صورتیں ہیں جن کو شریعت نے جائزوبجا قرار دی ہیں-

متکبر کے ساتھ تکبر اختیار کرنا :

جو شخص متکبر ہو اور متکبرانہ رویہ اختیار کرے اس کے ساتھ تکبر سے پیش آنا جائزوبجاہے-اس کو تکبر بالحق(بجا) کہاگیا ہے-[lxii]جیساکہ حدیث مبارکہ میں متکبر کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ(نیکی) شمار کیاگیاہے-(التکبر علی المتکبر صدقة)[lxiii]۔»

اسی طرح (متکبر) مالداروں پر تکبّر (یعنی خودداری کے ساتھ برتاؤ) حقیقت میں نفس کی عزت ہے، اور یہ مذموم نہیں-

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسه** یعنی: 'مؤمن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے-'[lxiv]

کفار کے ساتھ تکبر اختیار کرنا :

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ : کافروں کے مقابلے میں سختی اور بلندی شان کا اظہار بھی تکبر بالحق کی صورت ہے-[lxv]کبھی تکبر بجابھی ہوتاہے جیسا کہ حق پرست کا تکبر باطل پر ست پر-[lxvi]

جنگی حالت میں فخریہ انداز اختیار کرنا :

بِما كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ :بغیر الحق سے اس طرف اشارہ ہے کہ کبھی تکبر محمود بھی ہوتاہے جیساکہ

حالت جنگ میں صفوں کے مابین اکڑکرچلنا۔آپﷺ نے جب ابودجانہ کو صفوں کے مابین اکڑ کرچلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ :ان هذه مشية يبغضها الله الا فی هذا المكان یہ چال اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے مگر یہاں کے علاوہ۔یعنی یہاں پسند ہے۔[lxvii]

نظم ونسق اور شاہانہ ہیبت برقرار رکھنے کے لئے خود کو عظمت کے انداز میں پیش کرنا:

حکمرانوں کا نظم ونسق اور شاہانہ ہیبت برقرار رکھنے کے لئے اپنی عظمت کا اظہار بھی تکبر کے زمرے میں نہیں آتا جیساکہ عُلِّمْنا وَأُوتِينا صیغے مستعمل ہے۔اسی طرح تحدیث بالنعمۃ کے طور پر بھی یہ کام کیاجاسکتا ہے۔جیساکہ ارشاد ہے» :أنا سيد ولد آدم ولا فخر[lxviii]«

تکبر بغیرالحق اور اس کی اقسام :

بے جا یا ناحق تکبر یہ ہے **کہ** صفاتِ کمال سے عاری شخص صفات کمال کا مدعی ہو۔[lxix]علامہ اسماعیل حقی نےعلامہ سمرقندی کے حوالے سے تکبر کی تین اقسام بیان کی ہیں- اول: تکبر علی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ پر تکبر کرنا جوکہ کبر کی اقسام میں سے خبیث ترین اور قبیح ترین قسم ہے -اس کا منشا جہل خالص ہے-دوم تکبر علی الرسل یعنی رسولوں پر تکبر کہ ان کے اتباع سے نفس کی ضد وبڑائی کی بنیاد پر انکار کیاجائے کہ یہ(انبیاءکرام) بھی تو دیگرانسانوں کی طرح بندے بشرہیں-یہ بھی تکبر علی اللہ کی طرح ہے اورقیامت کے دن سخت دائمی عذاب کا موجب ہے-سوم تکبر علی العباد یعنی بندوں پر تکبر ہے جس کی صورت یہ ہے کہ ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو بڑاسمجھے اور ان کو حقیرجانے -اسی طرح لوگوں سے برابری، میل جول یا مشورہ کرنے سے گھمنڈ میں انکار کرنا، ان پر حقارت، ترفع یا سرد مہری اختیار کرنا۔یہ بھی قبیح اور سنگین گناہ ہے،اور کرنے والا بڑاجاہل ہے جو کہ سخت غصے کا اہل ہے، اگرچہ درجے میں پہلے دو سے کمتر ہے، لیکن:(مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ “ (—تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم کے عام حکم کے تحت

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

داخل ہے۔[lxx]

مفسرینِ کرام بے جا یا ناحق تکبر کی متعدد صورتیں بیان فرمائی ہیں جن میں چند درجہ ذیل ہیں۔

حق سے چشم پوشی:

تکبر کی ایک صورت یہ ہے کہ حق بات سے چشم پوشی اختیار کرے۔[lxxi]اسی طرح قبولِ حق سےاعراض و انکار بھی عظیم ترین کبر میں شمار کیا گیاہے۔[lxxii]صاحب بحر اس حوالے سے فرماتے ہیں۔»وَأَعْظَمُ الْكِبْرِ أَنْ يَتَعَاظَمَ الْعَبِيدُ عَنْ قَبُولِ رِسَالَةِ رَبِّهِمْ بَعْدَ تَبَيُّنِهَا وَاسْتِيضَاحِهَا[lxxiii].«۔ یعنی: سب سے بڑا تکبر یہ ہے کہ بندے اپنے رب کے پیغام کو جان لینے اور سمجھنے کے بعد بھی اسے قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

لوگوں کو حقیرجاننا

تکبر کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان دیگر انسانوں کو حقیرجانے۔[lxxiv]علامہ حقیؒ نے ابوصالح حمدان بن احمد قصار کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو فرعون سے بہتر سمجھتا ہے اس نے تکبر کا مظاہرہ کیا۔[lxxv]یہ دو صورتیں حدیث مبارکہ میں بھی موجود ہیں۔ارشاد گرامی ہے: قَالَ : "**إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. الْكِبْرُ بطر الحق وغمط الناس** "یعنی اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ (**تکبر** یہ نہیں کہ انسان خوبصورت لباس پہنے یا اچھی چیزیں رکھے، بلکہ)**تکبر** یہ ہے کہ **حق کو ٹھکرانا** اور **لوگوں کو حقیر سمجھنا**۔

بے جا غصہ:

تکبر کی ایک صورت وعلامت یہ ہے کہ متکبر بے جا غصہ کرتا رہتاہے۔غصے کو علمائے کرام نے تکبر کا جوڑا قرار دیاہے۔[lxxvi]قرآن مجید میں غصے کو پی جانے کا جو حکم ہے تو اس میں پی جانا کنایہ ہے فنائے نفس سے کیونکہ غصے کا منشاء کبر،حسد،کینہ اور بخل جیسے رزائل نفس ہیں۔[lxxvii]

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

متکبرانہ چال ڈھال :

تکبر کی ایک صورت وعلامت یہ ہے کہ متکبر اپنی چال ورفتار میں تکبر بھرا انداز اختیار کرتا ہے- اکڑ کر، فخر و غرور سے چلنا، یہ تکبر کی عملی صورت ہے۔ تکبر کے ساتھ چلنا (اکڑ کر چلنا) تکبر ہی کی ایک قسم ہے۔[lxxviii]

حالت بسط پر اترانا :

تکبر کی ایک صورت وعلامت یہ ہے کہ حالت بسط پر اترایا جائے- بساط (حق کے حضور یا مجلسِ عرفان) پر تکبر اور برتری کا اظہار ادب کو ترک کرنا ہے، اور ادب کا ترک کیا جانا، محرومی اور طرد (دھتکار دیے جانے) کا باعث بنتا ہے-[lxxix]

تکبر کا علاج :منتخب صوفیانہ تفاسیر کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

تکبر کے علاج کے لئے صوفیاء مفسرین کرام نے کئی علاج اور نسخے تجویز فرمائے ہیں -جن میں چند ایک کا ذکر درجہ ذیل میں کیاجاتا ہے-

سجدہ عبدیت:

تکبر کا ایک علاج استحضار کے ساتھ کثرت سجود ہے -[lxxx]کیونکہ حدیث کے بموجب جب کوئی اپنی پیشانی رب کے حضور(سجدے کے لئے زمین پر رکھ لیتا)جکھا ہے تو اس کا تکبر زائل ہوجاتاہے-[lxxxi]

استعانت باللہ:

تکبر کا ایک علاج استعانت باللہ یعنی خالص اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ، بھی بتایا گیاہے-علامہ ابن قیم کے نزدیک دل کو دو بڑے مہلک امراض لاحق ہوتے ہیں، اگر ان کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ ہلاکت تک لے جاتے ہیں: ایک ریا (دکھاوا) اور دوسرا تکبر- ریا کا علاج ہےسورت فاتحہ کی آیت *(ایاک نعبد)* یعنی: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تکبر کا علاج ہے*:(ایاک نستعین)*ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں-[lxxxii]

قیام:

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

تکبر کا ایک علاج قیام بھی بتایا گیاہے۔ پس قیام (اللہ کے حضور کھڑا ہونا) کے ذریعے انسان اپنی بشری صفات کے حجاب سے نکلتا ہے، جن میں سب سے بڑا تکبر ہے، اور تکبر آگ (شیطانی خصلت) کی خاص صفت ہے۔[lxxxiii]

تفکر وتدبر:

تکبر کا ایک علاج تفکر وتدبر بھی تجویزکیا گیاہے کہ انسان اپنی حقیقت پر غوروفکر کرے۔علامہ حقیؒ کے مطابق جو شخص کسی حاصل شدہ ریاست (منصب، اقتدار) پر تکبر کرے، تو یہ اس کے پست جوہر (گھٹیا طبیعت) کی علامت ہے۔ اور جو شخص اپنی ذات کی ساخت پر غور کرے کہ اس کی ابتدا کیا ہے، انجام کیا ہے، اور درمیانی حالت کیا ہے تو وہ اپنی کمزوری کو پہچان لے گا اور تکبر کو ترک کر دے گا۔ اور جس کا تکبر دولت کی بنیاد پر ہو، تو وہ جان لے کہ یہ دولت ایک زائل ہونے والا سایہ ہے اور ایک عاریت ہے جو واپس لی جائے گی۔[lxxxiv]قاضی ثناءاللہ پانی پتی کے نزدیک مومن اپنے وجود اور اس سے متعلق تمام کمالات کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانت سمجھتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ان سے خالی (عاری) سمجھتا ہے، اس لیے تکبر نہیں کرتا- جبکہ کافر اپنے وجود اور اس سے وابستہ خوبیوں کو اپنی ذات کی پیداوار سمجھتا ہے، اسی لیے خود کو بڑا سمجھتا ہے اور بڑے، برتر اللہ کو بھلا دیتا ہے-[lxxxv]

تواضع :

تکبر کا ایک علاج تواضع و انکساری اختیار کرنا بھی تجویزکیا گیاہے-[lxxxvi]علامہ آلوسی کے نزدیک آیت :فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَرِيئاً[lxxxvii] ترجمہ: پھر اگر وہ (عورتیں) اپنی خوشی سے مہر کا کچھ حصہ تمہیں چھوڑ دیں، تو تم اُسے خوش دلی سے اور اچھے اثر کے ساتھ کھاؤ-کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ : اور (ایسا مال لینا) باعثِ شرم نہ سمجھو اور تکبر نہ کرو، کیونکہ یہ بھی تربیت کی ایک صورت ہے اس میں تکبر اور نخوت کو

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Educatio & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

چھوڑنا ہے، اور اس کے بدلے تواضع اور شفقت کو اپنانا ہے۔[lxxxviii]

مجالست فقراء صالحین:

تکبر کا ایک علاج بموجب حدیث مبارکہ فقراء و صالحین کی مجالست اختیار کرنا بھی بتلایاکیا گیاہے۔[lxxxix] ابن عمرؓسے مروی ہے۔« **تواضعوا وجالسوا المساكين تكونوا من كبراء الله وتخرجون من الكبر**.»[xc] یعنی: تواضع اختیار کرو، اور مساکین کے ساتھ بیٹھو، تاکہ تم اللہ کے بڑے (مقرب) بنو اور تکبر سے نکل آؤ-البتہ فقراء سے نیک فقراء مراد ہیں-[xci]

ابتدا بالسلام :تکبر کا ایک علاج بموجب حدیث مبارکہ سلام میں پہل کرنا ہے۔ارشاد گرامی ہے۔ :**البادي بالسلام برىء من الكبر**[xcii] یعنی سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

تکبیر وتسبیح اہتمام :

تکبر کا ایک علاج بموجب سنت نبویہ تکبیر وتہلیل ہے ۔بالخصوص جب انسان اونچائی پر جائے تو اللہ اکبر پڑھے اور اترائی پر جائے تو تسبیح پڑھے کیونکہ آپﷺ کا بھی یہی معمول مبارک تھا۔علامہ صدرالدین قونویؒ کے نزدیک اس میں حکمت یہ ہے کہ" الرفعة" (بلندی) اور "الارتفاع" (اوپر چڑھنا) میں ایک قسم کا استعلاء یعنی بلند ہونا پایا جاتا ہے، جو تکبر سے مشابہ ہے- اگر یہ استعلاء ظاہر ہو تو یہ تکبر کی ظاہری شکل ہے، اور اگر باطن میں ہو تو یہ تکبر کا مفہوم ہے-چونکہ کبریاءبزرگی، عظمت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، اس لیے جب انسان کسی بلند مقام مثلاً پہاڑی چڑھائی یا اونچی جگہ پر چڑھتا ہے ،جو استعلاء کی ظاہری صورت ہے ،تو اسے حکم دیا گیا کہ "اللہ اکبر "کہے؛ تاکہ یہ اعتراف رہے کہ اصل بلندی، بڑائی، اور عظمت اللہ ہی کے لیے ہے، اور کوئی اُس کے کبریاء میں شریک نہیں ہو سکتا-اسی طرح اترائی اترتے وقت سبحان اللہ کہنے میں یہ اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ پستی سے پاک ہے-[xciii]

دیگر علمائے کرام نے حالات،زمانے اور ماحول کے مطابق دیگر نسخے بھی تجویز فرمائے ہیں جیساکہ علامہ شدادؒ کے نزدیکجس شخص میں یہ چار باتیں ہوں، وہ تکبر سے بری ہے: (1) بکری کو رسی سے باندھ کر خود لے جانا، (2) گدھے پر سوار ہونا، (3) صوف (کھردرا لباس) پہننا، اور (4) کسی معمولی (غریب یا کم مرتبہ) آدمی کی دعوت قبول کرنا-[xciv]

نتائج :

1. صوفیاء مفسرین کے نزدیک کبر،تکبر،استکبار مترادف المعنیٰ ہے تھوڑے فرق کے ساتھ -
2. صوفیاء مفسرین کے نزدیک مال وجاہ کی کثرت ،جہالت وحماقت اور حقیقی تزکیہ نفس کا نہ ہونا تکبر کے بنیادی اسباب ہیں-
3. صوفیاء مفسرین کے نزدیک تکبر اطاعت میں کمی،حجت بازی اور مرتبے میں کمی کا باعث بنتا ہے-
4. صوفیاء مفسرین کے نزدیک حق سے چشم پوشی،لوگوں کو حقیرجاننا اور فخریہ انداز اپنانا تکبر کی صورتیں ہیں
5. صوفیاء مفسرین کے نزدیک قیام،سجدے ،تفکر وتدبر،تسبیح وتہلیل اورابتداء بالسلام جیسے امور تکبر کا علاج ہیں-

حواشی وحوالہ جات:

[iv]- القاموس الوحيد (ص١٣٨٠)

[v]- محمد عميم الإحسان المجددي البركتي،التعريفات الفقهية، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، 1424 ه-) ص61(

[vi]- السيد محمود الألوسي ،تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية، دار الكتب العلمية - بيروت، 1415 ه- -(14/ 311)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

[vii]- إسماعيل حقي ،روح البيان، دار الفكر – بيروت، سن اشاعت نامعلوم)،4 /65)

[viii]- علامہ قشیری،لطائف الاشارات،الهيئة المصرية العامة للكتاب – مصر (1/ ، 522)

[ix]- روح البيان) 5 /25)

[x]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية) 3 /215)

[xi]-امام راغب اصفہانی، أبو القاسم الحسين بن محمد ،المفردات في غريب القرآن، دار القلم، دمشق بيروت، 1412 ه-)، ص697)

[xii]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية) 7 /363)

[xiii]- امام ابوحیان اندلسی،محمد بن يوسف،البحر المحيط في التفسير،دار الفكر – بيروت،1420 ه- -(3/ 633)

[xiv]- القرآن الکریم،سورت الحج٢٢:١٠-

[xv]- ابن عجيبہ، أبو العباس، أحمد بن محمد ،البحر المديد في تفسير القرآن المجيد، 1419 ه-،(3/ 515)

[xvi]- روح البيان) 6 /9)

[xvii]- القرآن الکریم،سورت المنٰفقون١١:٦٣-

[xviii]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية) 14 /307)

[xix]- القرآن الکریم،سورت حٰم السجدہ٥٤:٤١-

[xx]- البحر المديد في تفسير القرآن المجيد) 3 /227)

[xxi]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية) 13 /6)

[xxii]- القرآن الکریم،سورت الحج٢٢:١٠-

[xxiii]- قاضی محمد ثناءاللہ پانی پتی،تفسیرمظہری،مکتبة الرشدية – الباكستان،1412 ه-(1/ 245)

[xxiv]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية) 1 /491)

[xxv]- امام ثعلبی، أحمد بن محمد ،الكشف والبيان عن تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي، بيروت – لبنان، 1422، ه- - (6/ 176)

[xxvi]- علامہ نیشاپوری، نظام الدين ،حسن بن محمد، غرائب القرآن ورغائب الفرقان، دار الكتب العلميه، بيروت – 1416 ه- (2/ 22)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

[xxvii]- البحر المحيط في التفسير (2 /626)

[xxviii]- البحر المحيط في التفسير (5 /94)

[xxix]- البحر المديد في تفسير القرآن المجيد (4 /499)

[xxx]- . القرآن المجید،سورت سبا،آیت۳۵-

[xxxi]- روح البيان (3 /486)

[xxxii]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية (8 /78)

[xxxiii]- روح البيان (6 /408)

[xxxiv]- . روح البيان (9 /87)

[xxxv]- البحر المحيط في التفسير (4 /632)

[xxxvi]- تفسير النيسابوري = غرائب القرآن ورغائب الفرقان (2 /381)

[xxxvii]- روح البيان (2 /332)

[xxxviii]- روح البيان (8 /143)

[xxxix]- البحر المديد في تفسير القرآن المجيد (3 /578)

[xl]- تفسیرمظہری (3، /333)

[xli]- تفسير القرآن الكريم لابن القيم (ص51)

[xlii]- البحر المحيط في التفسير (1 /249)

[xliii]- البحر المحيط في التفسير (7 /77)

[xliv]- تفسير القرآن الكريم لابن القيم (ص133)

[xlv]- البحر المحيط في التفسير (2 /626)

[xlvi]- القرآن الکریم ،سورت غافر،آیت۴۰-

[xlvii]- البحر المحيط في التفسير (9 /266)

[xlviii]- القرآن الکریم ،سورت غافر،آیت۴۰-

[xlix]- تفسير النيسابوري = غرائب القرآن ورغائب الفرقان (6 /41)

[l]- البحر المحيط في التفسير (5 /19)

[li]- البحر المديد في تفسير القرآن المجيد (5 /257)

[lii]- التفسير المظهري (3 /333)

[liii]- روح البيان (4 /45)

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

-[liv] تفسير القرآن الكريم لابن القيم (ص313)
-[lv] التفسير المظهري) 8 /32)
-[lvi] البحر المحيط في التفسير) 5 /175)
-[lvii] روح البيان) 1 /253)
-[lviii] . المفردات في غريب القرآن (ص697)
-[lix] روح البيان) 5 /25)
-[lx] روح البيان) 5 /25)
-[lxi] تفسير الراغب الأصفهاني) 4 /240)
-[lxii] البحر المحيط في التفسير) 5 /173)
-[lxiii] روح البيان) 5 /25)
-[lxiv] روح البيان) 6 /408)
-[lxv] غرائب القرآن ورغائب الفرقان) 2 /604)
-[lxvi] البحر المحيط في التفسير) 5 /173)
-[lxvii] روح البيان) 6 /408)
-[lxviii] غرائب القرآن ورغائب الفرقان) 5 /299)
-[lxix] المفردات في غريب القرآن (ص697)
-[lxx] روح البيان (5/ 29) تفسیر سمرقندی میں مجھے یہ اقسام نہیں ملے-
-[lxxi] البحر المديد في تفسير القرآن المجيد) 3 /119)
-[lxxii] روح البيان) 6 /408)
-[lxxiii] البحر المحيط في التفسير) 6 /90)
-[lxxiv] البحر المحيط في التفسير) 1 /482)
-[lxxv] روح البيان) 5 /29)
-[lxxvi] تفسير النيسابوري = غرائب القرآن ورغائب الفرقان) 2 /33)
-[lxxvii] التفسير المظهري (2 ق 1/ 139)
-[lxxviii] روح البيان) 5 /159)
-[lxxix] تفسير الثعلبي = الكشف والبيان عن تفسير القرآن) 4 /170)
-[lxxx] لطائف الإشارات = تفسير القشيري) 1 /522)
-[lxxxi] أبو شجاع الديلميّ،الفردوس بمأثور الخطاب،دار الكتب العلمية –

Name of Journal: Al-Anfal
ISSN (Online): 3006-5208
ISSN (Print): 3006-5194
Name of Publisher: Al-Anfal Education & Research
Vol. 3 No. 4 (2025)

بیروت،1406 ه، (3/ 396)

[lxxxii]-علامہ ابن قیم، محمد بن أبي بكرجوزیہ ،التفسير القيم = تفسير القرآن الكريم لابن القيم، دار ومكتبة الهلال – بيروت، 1410 ه- (51)

[lxxxiii]- تفسير النيسابوري = غرائب القرآن ورغائب الفرقان (2/ 572)

[lxxxiv]- روح البيان (6 /408)

[lxxxv]- التفسير المظهري (5 /334)

[lxxxvi]- روح البيان (8 /213)

[lxxxvii]- القران ،سورت نساء،آیت،۴-

[lxxxviii]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية (2 /420)

[lxxxix]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية (8 /290)

[xc]- أبو نعيم، أحمد بن عبد الله أصبهاني ،حلية الأولياء وطبقات الأصفياء - ط السعادة، مطبعة السعادة، مصر ، 1394 ه- - (8/ 197)

[xci]- تفسير الألوسي روح المعاني - ط العلمية (8 /290)

[xcii]- أبو بكر البيهقي،أحمد بن الحسين،الآداب للبيهقي،مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت – لبنان،1408 ه- (83)

[xciii]- روح البيان (10 /403)

[xciv]- أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينوري،عيون الأخبار،دار الكتب العلمية –بيروت،1418 ه-(1/ 381)